سورة المومنون

آیات ٦٩ - ٨٣

أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ أَمْ جَاءَهُمْ مَا لَمْ يَأْتِ آبَاءَهُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٦٨﴾ أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ
﴿٦٩﴾ أَمْ يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ ۚ بَلْ جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ
لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ۚ بَلْ أَتَيْنَاهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُعْرِضُونَ ﴿٧١﴾ أَمْ
تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٧٢﴾ وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٧٣﴾
وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ ﴿٧٤﴾ وَلَوْ رَحِمْنَاهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِنْ ضُرٍّ لَلَجُّوا فِي
طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ﴿٧٦﴾ حَتَّىٰ إِذَا
فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٧﴾ وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ
وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٧٩﴾ وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَ
يُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٨٠﴾ بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ﴿٨١﴾ قَالُوا أَإِذَا
مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿٨٢﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَٰذَا مِنْ قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا
أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨٣﴾

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن

مكية | آيات 118

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ﴿٢﴾

رسول کی دعوت کے ذریعے انسانی افکار و کردار کی اصلاح، تاکہ ایمان و عملِ صالح کے ذریعے انسان حقیقی فلاح تک پہنچ سکے

صفاتِ مومنین دلائلِ توحید	آیات 1 تا 11 جنت کے وارث مومنین کی صفات	آیات 12 تا 16 خلقتِ انسان - اللہ کی قدرت کی نشانیاں - بعث بعد الموت	آیات 17 تا 22 اللہ کی قدرت کی حیرت انگیز تخلیق، اپنے بندوں پر اس کی کثیر نعمتیں	
دعوتِ انبیاء علیہ السلام	آیات 23 تا 30 قومِ نوحؑ کا قصہ توحید - غایتِ انبیاء	آیات 31 تا 44 ہودؑ کی بعث — ہلاکت اقوام میں اللہ کی سنت	آیات 45 تا 50 قصہ موسیٰ، ہارون اور عیسیٰ علیہم السلام	آیات 51 تا 52 رسولوں کے لیے ہدایات - وحدت عقائد	آیات 53 تا 56 رسولوں کے بعد امتوں کا اختلاف
توحید، تقویٰ اور انجامِ آخرت	آیات 57 تا 61 اہلِ تقویٰ کی نمایاں صفات	آیات 62 تا 77 کفار کی صفات، ان کے اعمال اور انجام	آیات 78 تا 80 اللہ کی نعمتیں اور اس کی عبادت کی یاد دہانی	آیات 81 تا 92 بعث بعد الموت کا انکار اور توحید کے دلائل
انذارِ آخرت اور دعوتِ توحید	آیات 93 تا 98 نبی کریم ﷺ کے لیے الٰہی ہدایات	آیات 99 تا 114 موت کے وقت گناہ گاروں کی ندامت اور قیامت کے مناظر	آیات 115 تا 118 انسانی زندگی کا مقصد اور اللہ کی عظمت و توحید کا بیان	

آیات ۶۹ - ۸۳

ان آیات میں ایک بنیادی سوال اٹھایا گیا ہے:

لوگ حق کو مانتے کیوں نہیں؟

- اس ضمن میں 3 اہم باتیں آئی ہیں:

1. انکار کی اصل وجوہات !
2. انسان کی اصل بیماری !
3. اللہ کی نشانیاں اور آخرت کی حقیقت !

اَمۡ لَمۡ یَعۡرِفُوۡا رَسُوۡلَهُمۡ فَهُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ ﴿۶۹﴾ اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلۡ جَآءَهُمۡ بِالۡحَقِّ وَ اَكۡثَرُهُمۡ لِلۡحَقِّ كٰرِهُوۡنَ ﴿۷۰﴾ وَ لَوِ اتَّبَعَ الۡحَقُّ اَهۡوَآءَهُمۡ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الۡاَرۡضُ وَ مَنۡ فِیۡهِنَّ ؕ

اَمۡ لَمۡ یَعۡرِفُوۡا رَسُوۡلَهُمۡ - یا نہیں پہچانا انہوں نے اپنے رسول کو

اَمْ : یا (OR) - حرفِ عطف (Conjunction)

لَمْ : نہیں (ماضی کے لیے) حرفِ نفی (Negative particle)

فَهُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ - تو وہ اس کا انکار کرنے والے ہیں

مُنْكِر : انکار کرنے والا (مُنْكِرون اس کی جمع)

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ بِهٖ جِنَّةٌ - یا وہ کہتے ہیں اس کو کوئی جنون ہے

جِنَّةٌ : ایسی بیماری جو عقل کو چھپا دیتی ہے (کوئی جنون، دیوانگی)

بَلۡ جَآءَهُمۡ بِالۡحَقِّ - بلکہ وہ آیا ان کے پاس حق کے ساتھ (یعنی حق لے کر)

جَآءَ یَجِیْءُ ، مَجِیْءٌ : آنا

وَ اَكۡثَرُهُمۡ لِلۡحَقِّ كٰرِهُوۡنَ - اور انکے اکثر حق کو ناپسند کرنے والے ہیں

کَرِهَ یَکرَہ ، کُرْهًا وکَرْهًا وکَراهةً : ناپسند کرنا

کَارِہٌ: ناپسند کرنے والا (کَارِهُون اس کی جمع)

وَ لَوِ اتَّبَعَ الۡحَقُّ - اور اگر حق پیروی کرے

لَو : شرطیہ (اگر)

اِتِّبَاع : پیروی

یہ اصل میں لَوْ اِتَّبَعَ تھا

اَهۡوَآءَهُمۡ لَفَسَدَتِ - ان کی خواہشات کی (تو) یقیناً بگڑ جائیں

اَهْوَآءَ : هوٰى کی جمع-خواہشات

لَ : لام تاکید، یقیناً

اردو میں: ہوا (و ہوس)، ہوائے نفس

السَّمٰوٰتُ وَ الۡاَرۡضُ - آسمان اور زمین

فَسَدَ یَفْسُدُ ، فَسَادًا : فساد ہونا

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّ هُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَ اِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾

وَ مَنْ فِيْهِنَّ - اور جو کچھ ان میں ہے

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ - بلکہ ہم لائے ہیں ان کے پاس ان کی نصیحت کو

اَتٰى يَاْتِىْ ، اِتْيَانٌ : آنا

فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ - تو وہ اپنی نصیحت سے منہ موڑنے والے ہیں

مُعْرِضُوْن : اعراض کرنے والے

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا - یا آپ پوچھتے ان سے کسی اجرت کا؟

خَرَجَ يَخْرُجُ ، خُرُوجٌ : نکلنا، ظاہر ہونا۔ دَخل کے مقابل

خَرَاج : وہ رقم جو اپنی دولت سے نکال کر کسی دوسرے کو دی جائے (مسلم حکومت کا غیر مسلم رعایا سے لیا جانے والا ٹیکس)

خَرَج : وہ رقم یا مال جو آدمی کے قبضے سے نکل جائے- یہی خَرج اردو میں بگڑ کر خرچ بن گیا(لیکن اسکی جمع اخراجات)

فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ- تو تیرے رب کی آمدنی بہت بہتر ہے

خَرَاج: مقررہ مالی ادائیگی/ محصول/ اجرت/ عطا

اردو میں: خراج، خرچ، ضروج، مخرج

وَّ هُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ - اور وہ سب رزق دینے والوں سے بہتر ہے۔

وَ اِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ - اور بلا شبہ آپ یقیناً بلاتے ہیں انہیں

لَ : لام تاکید، یقیناً

دَعَا يَدْعُوْا ، دُعَآءٌ و دَعْوَة : بلانا

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ - سیدھے راستے (اسلام) کی طرف۔

اَمۡ لَمۡ یَعۡرِفُوۡا رَسُوۡلَهُمۡ فَهُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ ﴿۶۹﴾ اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلۡ جَآءَهُمۡ بِالۡحَقِّ وَ اَكۡثَرُهُمۡ لِلۡحَقِّ كٰرِهُوۡنَ ﴿۷۰﴾ وَ لَوِ اتَّبَعَ الۡحَقُّ اَهۡوَآءَهُمۡ
لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الۡاَرۡضُ وَ مَنۡ فِیۡهِنَّ ؕ بَلۡ اَتَیۡنٰهُمۡ بِذِكۡرِهِمۡ فَهُمۡ عَنۡ ذِكۡرِهِمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۷۱﴾ اَمۡ تَسۡـَٔلُهُمۡ خَرۡجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَیۡرٌ ٭ۖ وَّ هُوَ
خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ ﴿۷۲﴾ وَ اِنَّكَ لَتَدۡعُوۡهُمۡ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۷۳﴾

یا یہ اپنے پیغمبر کو جانتے پہنچانتے نہیں، اس وجہ سے ان کو نہیں مانتے، یا یہ اس بات کے قائل ہیں کہ وہ مجنون ہے؟ نہیں، بلکہ وہ حق لایا ہے اور حق ہی ان کی اکثریت کو ناگوار ہے، اور حق اگر کہیں اِن کی خواہشات کے پیچھے چلتا تو زمین اور آسمان اور ان کی ساری آبادی کا نظام درہم برہم ہو جاتا نہیں، بلکہ ہم ان کا اپنا ہی ذکر اُن کے پاس لائے ہیں اور وہ اپنے ذکر سے منہ موڑ رہے ہیں، کیا تم ان سے کچھ اجرت مانگتے ہو تو تمہارے رب کا اجر سب سے بھلا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے، اور بیشک آپ انہیں سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہیں

Or is it that they were unaware of their Messenger and were therefore repelled by him for he was a stranger to them? Or do they say that there is madness in him? Nay, he has brought them the Truth and it is the Truth that most of them disdain. Were the Truth to follow their desires, the order of the heavens and the earth and those who dwell in them would have been ruined. Nay, the fact is that We have brought to them their own remembrance; and yet it is from their own remembrance that they are turning away. Are you asking them for something? What Allah has given you is the best. He is the Best of providers. You are calling them to a Straight Way

اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَ اَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾

- **رسول ﷺ کی معرفت کے باوجود انکار:** آیت 69 میں کفار کے اس عذر کو رد کیا گیا ہے کہ وہ رسول ﷺ کو نہ پہچاننے کی وجہ سے انکار کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ ان ہی کی برادری سے تھے، اور آپ کی نسبی شرافت، سیرت اور کردار سب پر واضح تھا۔ بچپن سے لے کر نبوت تک کی پوری زندگی ان کے سامنے گزری، اور وہ آپ کو صادق و امین کہہ کر پکارتے رہے۔ آپ کی دیانت، راستبازی اور خدمتِ خلق ایسی تھی کہ کسی کو آپ پر شک کی گنجائش نہ تھی۔
- نبوت کے دعوے سے پہلے آپ سے کوئی ایسی بات ظاہر نہ ہوئی جو کسی دعوے کی تیاری کی طرف اشارہ کرے، اور دعوے کے بعد بھی آپ کا موقف مسلسل ایک ہی رہا۔ آپ کے قول و عمل میں کامل مطابقت تھی، جس سے آپ کی صداقت مزید واضح ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ وہ آپ کو نہیں جانتے تھے سراسر بے بنیاد ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انکار کی اصل وجہ لاعلمی نہیں بلکہ تکبر، تعصب اور حق کو قبول نہ کرنے کی ہٹ دھرمی تھی۔
- **جنون کا بیہودہ الزام اور حقیقت انکار:** آیت 70 میں کفار کے ایک اور بے بنیاد الزام کو رد کیا گیا ہے کہ وہ نبی ﷺ کو (نعوذ باللہ) مجنون قرار دیتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی پوری زندگی، نبوت سے پہلے اور بعد - عقل، حکمت، دیانت اور استقامت کا بے مثال نمونہ تھی، جسے دوست اور دشمن سب تسلیم کرتے تھے۔ چالیس سالہ سابقہ زندگی میں کبھی کسی نے آپ میں کسی غیر معمولی یا غیر متوازن رویے کا مشاہدہ نہیں کیا۔ نبوت کے بعد بھی آپ کی دعوت میں تسلسل، حکمت اور عملی انقلاب اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ سب کسی جنون کا نتیجہ نہیں ہو سکتا۔
- ایسی عظیم اور ہمہ جہت شخصیت کے بارے میں جنون کا الزام دراصل تعصب اور ضد کا اظہار ہے۔ قرآن واضح کرتا ہے کہ نبی ﷺ حق لے کر آئے ہیں، مگر لوگوں کی اکثریت اس حق کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں۔ لہٰذا انکار کی اصل وجہ کوئی علمی اشکال نہیں بلکہ حق سے نفرت، حسد اور ہٹ دھرمی ہے، جو انہیں ایسے الزامات گھڑنے پر مجبور کرتی ہے۔

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَؕ ﴿۷۱﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖۗ وَّ هُوَ خَيْرُ
الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَ اِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾

- **حق اور خواہشاتِ نفس کا تصادم اور اس کا انجام:** آیت 71 میں واضح کیا گیا ہے کہ حق اور خواہشاتِ نفس کے درمیان بنیادی تضاد ہے، اور اگر حق کو انسانوں کی خواہشات کے تابع کر دیا جائے تو آسمان و زمین کا پورا نظام درہم برہم ہو جائے۔ کیونکہ خواہشاتِ نفس انسان کو عدل سے ہٹا کر ظلم، نیکی سے ہٹا کر بدی اور توحید سے ہٹا کر شرک کی طرف لے جاتی ہیں، جس سے اخلاقی اور کائناتی نظام تباہ ہو جاتا ہے۔

- **حقیقت یہ ہے** کہ فلاح کا راستہ یہ نہیں کہ حق کو خواہشات کے تابع کیا جائے بلکہ انسان اپنی خواہشات کو حق کے تابع کرے، اور یہی **دین کی اصل روح** ہے۔ اسی مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ نے رسولوں اور کتابوں کے ذریعے انسانوں کو یاددہانی (ذکر) عطا کی تاکہ وہ اپنی زندگی کو صحیح رخ پر ڈالیں اور آخرت کی کامیابی حاصل کریں۔ لیکن قریش اور دیگر منکرین اس واضح ہدایت سے منہ موڑ رہے ہیں، حالانکہ تاریخ گواہ ہے کہ جو قومیں اس یاددہانی کو رد کرتی ہیں وہ بالآخر تباہی کا شکار ہو جاتی ہیں اور ہلاکت ان کا مقدر بن جاتی ہے۔

- **دعوتِ نبوی ﷺ کی بے غرضی-ایک دلیل:** اس بات کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ اپنی دعوت کے بدلے ان سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتے، اس لیے ان پر نفسانی مفاد کا الزام بے بنیاد ہے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کی ہدایت کے لیے اپنی راحت، مال اور مقام سب قربان کیے، مگر کبھی کوئی دنیاوی فائدہ نہیں چاہا۔ یہی بے غرضی دراصل آپ کی صداقت اور نبوت کی واضح دلیل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اصل اجر اللہ کے پاس ہے، اور وہی بہترین رزق دینے والا ہے۔

- **مشرکین کا اصل مرض:** نبی ﷺ کی دعوت بالکل درست اور صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی ہے۔ مشرکین کی مخالفت کی اصل وجہ یہ ہے کہ وہ آخرت پر یقین نہیں رکھتے، اس لیے ان کے نزدیک حق و باطل اور جوابدہی کی کوئی اہمیت نہیں۔ نتیجتاً وہ صرف خواہشاتِ نفس کے تابع زندگی گزارتے ہیں اور اسی لیے دعوتِ حق کو قبول کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ

وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ - اور بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ - (وہ اصل) راستے سے یقیناً انحراف کرنے والے ہیں

نَكَبَ يَنْكُبُ ، نُكُوبٌ
ہٹنا/ انحراف کرنا/ رخ موڑنا

نَاكِبٌ : انحراف کرنے والا (اس کی جمع نَاكِبُوْن)

اردو میں : نکبہ (آفت، مصیبت، بدحالی، تباہی

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا - اور اگر ہم رحم کریں ان پر اور ہم دور کردیں

كَشَفَ يَكْشِفُ ، كَشْفًا : دور کرنا

مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ - جو ان کو کوئی تکلیف ہو

ضُرّ : تکلیف

اردو میں: لجاجت (ضد، ہٹ دھرمی، بے جا اصرار)

لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ - ضرور اصرار کریں اپنی سرکشی میں

لَجَّ يَلِجُّ ، لَجَاجَةٌ : اڑ جانا، اصرار کرنا

طُغْيَان: سرکشی

يَعْمَهُوْنَ - بھٹکتے ہوئے

(ع م ه) عَمِهَ يَعْمَهُ ، عَمْهًا : سرگرداں پھرنا، سیدھا راستہ نہ پانا، بھٹکنا

وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ - اور بلاشبہ یقیناً ہم نے پکڑا انہیں عذاب کے ساتھ

فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ - پھر (بھی) نہ وہ جھکے اپنے رب کے سامنے

اِسْتَكَانَ يَسْتَكِيْنُ ، اِسْتِكَانَةٌ عاجزی کرنا (X)

(باب استفعال (X) : کسی حالت کو اختیار کرنا یا اس کی طرف جھک جانا)

وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٧٦﴾ حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾

وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ - اور نہ وہ عاجزی اختیار کرتے تھے (ض ر ع)

تَضَرَّعَ يَتَضَرَّعُ ، تَضَرُّعٌ : عاجزی اختیار کرنا (V)

تَضَرَّعَ : یعنی جان بوجھ کر عاجزی اختیار کرنا

حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا - یہاں تک کہ جب ہم نے کھولا ان پر

فَتَحَ يَفْتَحُ ، فَتْحًا : کھول دینا

عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ - دروازہ سخت عذاب والا اچانک

بَاب : دروازہ

ذَا : والا / رکھنے والا (possessor)

اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ - اچانک وہ اس میں ناامید ہونے والے ہو گئے

(ب ل س)

أَبْلَسَ يُبْلِسُ ، إِبْلَاسٌ شدید مایوس ہو جانا (IV)

مُبْلِس : مایوس، ناامید (اسم فاعل)

إِبْلِيس : وہ جو اللہ کی رحمت سے مایوس ہو گیا

بَلَسَ يَبْلَسُ : خاموش ہو جانا، مایوس اور گم صم ہو جانا

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ - اور (اللہ) وہی ہے جس نے پیدا کیے تمہارے لیے

اَنْشَاَ يُنْشِئُ ، اِنْشَآءٌ پیدا کرنا (IV)

السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ - کان اور آنکھیں اور دل

السَّمْعَ : سننے کی قوت / سماعت

الْأَبْصَارَ : آنکھیں / دیکھنے کی قوت

الْأَفْئِدَة : فُؤَاد کی جمع - دل / باطن / سوچنے اور سمجھنے کا مرکز

قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ - بہت کم تم شکر ادا کرتے ہو۔

وَاِنَّ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوۡنَ ﴿۷۴﴾ وَلَوۡ رَحِمۡنٰهُمۡ وَكَشَفۡنَا مَا بِهِمۡ مِّنۡ ضُرٍّ لَّلَجُّوۡا فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ﴿۷۵﴾ وَلَقَدۡ اَخَذۡنٰهُمۡ
بِالۡعَذَابِ فَمَا اسۡتَكَانُوۡا لِرَبِّهِمۡ وَمَا يَتَضَرَّعُوۡنَ ﴿۷۶﴾ حَتّٰۤى اِذَا فَتَحۡنَا عَلَيۡهِمۡ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيۡدٍ اِذَا هُمۡ فِيۡهِ مُبۡلِسُوۡنَ ﴿۷۷﴾ وَهُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡشَاَ
لَـكُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَالۡاَفۡـِٕدَةَ ؕ قَلِيۡلًا مَّا تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۸﴾

مگر جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے وہ راہِ راست سے ہٹ کر چلنا چاہتے ہیں، اگر ہم اِن پر رحم کریں اور وہ تکلیف جس میں آج کل یہ مبتلا ہیں دُور کر دیں تو یہ اپنی سرکشی میں بالکل ہی بہک جائیں گے، اِن کا حال تو یہ ہے کہ ہم نے انہیں تکلیف میں مبتلا کیا، پھر بھی یہ اپنے رب کے آگے نہ جھکے اور نہ عاجزی اختیار کرتے ہیں، البتہ جب نوبت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ ہم اِن پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تو یکایک تم دیکھو گے کہ اس حالت میں یہ ہر خیر سے مایوس ہیں، وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمھیں سُننے اور دیکھنے کی قوتیں دیں اور سوچنے کو دل دیے مگر تم لوگ کم ہی شکر گزار ہوتے ہو

And those who do not believe in the Hereafter are ever prone to deviate from the Right Way. Were We to be merciful to them and remove from them their present afflictions, they would persist in their transgression, blindly wandering on. (They are such) that We seized them with chastisement (and yet) they did not humble themselves before their Lord, nor do they entreat until We opened upon them the door of a severe chastisement. Then lo, in this state they become utterly despaired of any good. It is He Who has endowed you with the faculties of hearing and sight and has given you hearts (to think). Scarcely do you give thanks.

محمد اقبال

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝٧٥ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝٧٦ حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝٧٧

آیات 75-77: سرکشی پر اصرار اور عذابِ الٰہی کا انجام

- ان آیات میں منکرین کی ہٹ دھرمی اور سرکشی کی شدت کو بیان کیا گیا ہے۔ مسلسل سرکشی پر اللہ تعالیٰ نے انہیں شدید قحط میں مبتلا کیا (جس میں لوگ مردار کھانے پر مجبور ہو گئے) تاکہ وہ سنبھل جائیں اور حق کی طرف رجوع کریں
- اگر اللہ ان پر رحم کر کے ان کی مصیبت دور بھی کر دے تو بھی وہ شکر کے بجائے اپنی گمراہی میں مزید بڑھتے ہیں۔ قحط جیسے حالات بھی انہیں ہدایت کی طرف نہیں لاتے بلکہ وہ اسے محض دنیاوی اتار چڑھاؤ سمجھ کر غفلت میں رہتے ہیں۔ یہ دراصل اس بات کی علامت ہے کہ ان کے دل حق کے لیے بند ہو چکے ہیں اور وہ ہر حالت کو اپنی ہی سوچ کے مطابق توجیہ کرتے ہیں، یوں نہ نعمت ان میں شکر پیدا کرتی ہے اور نہ مصیبت ان کے اندر رجوع اور اصلاح کا جذبہ پیدا کر پاتی ہے۔
- **عذاب کے باوجود عدمِ عاجزی**: منکرین کی عملی حالت بیان کی گئی ہے کہ شدید تکلیف اور قحط کے باوجود نہ وہ اللہ کے سامنے جھکتے ہیں اور نہ ہی تضرع و عاجزی اختیار کرتے ہیں۔ ان کے دل اس قدر سخت ہو چکے ہیں کہ نہ مصیبت انہیں بدلتی ہے اور نہ ہدایت ان پر اثر کرتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسلسل سرکشی نے ان کے احساسات کو مٹا دیا ہے اور ان میں ندامت کی کوئی کیفیت باقی نہیں رہی۔ یہی دل کی سختی انسان کو اس مقام تک پہنچا دیتی ہے جہاں نصیحت اور آزمائش دونوں بے اثر ہو جاتی ہیں۔
- **شدید عذاب پر مکمل مایوسی**: یہاں بتایا گیا کہ جب مہلت ختم ہونے کے بعد سخت عذاب نازل ہو گا تو یہی لوگ جو آج سرکشی میں ہیں، یکایک مایوسی اور بے بسی کا شکار ہو جائیں گے۔ اس وقت ان کے تمام سہارے ختم ہو جائیں گے اور وہ حیرت و ناامیدی کی تصویر بن جائیں گے۔ اس مرحلے پر نہ توبہ کا موقع باقی رہتا ہے اور نہ ہی کسی مدد کی امید، کیونکہ فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے۔ یوں انجام کار انہیں اپنی غفلت اور انکار کی سنگین حقیقت کا ادراک ہوتا ہے، مگر اس وقت واپسی کا راستہ بند ہو چکا ہوتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ ٧٨

انسانی صلاحیتیں اور حقیقتِ شکر

- اس آیت میں انسان کو اس کی بنیادی نعمتوں - سماعت، بصارت اور دل - کی یاد دہانی کراتے ہوئے شکر کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ یہ واضح کیا گیا کہ یہی وہ صلاحیتیں ہیں جو انسان کو حیوان سے ممتاز کرتی ہیں، کیونکہ حیوان صرف جسمانی ضروریات تک محدود رہتا ہے جبکہ انسان ان کے ذریعے حقیقت کو سمجھ سکتا ہے۔
- انسان کا اصل امتیاز یہ ہے کہ وہ سن کر نصیحت قبول کرے، دیکھ کر کائنات کی نشانیوں سے سبق لے اور دل و دماغ سے ان کے نتائج اخذ کرے۔ اگر وہ ان نعمتوں کو صرف دنیاوی خواہشات اور جسمانی آسائشوں کے لیے استعمال کرے تو وہ اپنے مقامِ انسانیت سے گر کر حیوانیت کی سطح پر آ جاتا ہے
- شکر کی حقیقت یہ ہے کہ انسان ان نعمتوں کو اللہ کی عطا سمجھے، ان کا اعتراف کرے اور انہیں اسی مقصد کے لیے استعمال کرے جس کے لیے وہ دی گئی ہیں۔ زبان سے حمد، دل میں احسان مندی اور عمل سے صحیح استعمال - یہی شکر کا مکمل تصور ہے۔
- درحقیقت یہ صلاحیتیں انسان کو اس قابل بناتی ہیں کہ وہ حق کو پہچانے، اللہ کی معرفت حاصل کرے اور اپنی زندگی کے مقصد کو سمجھے۔ لیکن اکثر لوگ ان نعمتوں کا حق ادا نہیں کرتے اور غفلت میں پڑے رہتے ہیں۔
- نتیجتاً وہ نہ حقیقتِ حیات کو سمجھ پاتے ہیں اور نہ آخرت کی تیاری کرتے ہیں، حالانکہ یہی نعمتیں ان کی دائمی کامیابی کا ذریعہ بن سکتی تھیں۔

السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ

- قرآنِ کریم میں سماعت (السمع)، بصارت (الأبصار) اور دل/فؤاد (الأفئدة) کا انسان کے ساتھ بار بار ذکر کیا گیا ہے کہ یہی انسان کی ہدایت اور معرفت کے بنیادی ذرائع ہیں۔ سماعت کے ذریعے انسان حق کی دعوت سنتا ہے، بصارت کے ذریعے کائنات میں پھیلی ہوئی نشانیوں کا مشاہدہ کرتا ہے، اور دل/فؤاد ان سب کو سمجھ کر نتیجہ اخذ کرتا ہے۔ اسی لیے ان تینوں کا ذکر اکثر ایک ترتیب کے ساتھ آتا ہے: پہلے سننا، پھر دیکھنا، اور آخر میں سمجھنا، یعنی علم کا مکمل عمل (Input → Observation → Understanding)

- قرآن اس بات پر زور دیتا ہے کہ یہ صلاحیتیں محض حیاتیاتی یا دنیاوی مقاصد کے لیے نہیں بلکہ حقیقتِ حیات کو پہچاننے کے لیے عطا کی گئی ہیں۔ اگر انسان ان کو صرف خواہشاتِ نفس کی تکمیل میں لگا دے تو وہ اپنے مقامِ انسانیت سے گر کر حیوان کے برابر ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن بار بار یہ سوال اٹھاتا ہے کہ "کیا تم سنتے نہیں؟ کیا تم دیکھتے نہیں؟ کیا تم سمجھتے نہیں؟" یعنی ان صلاحیتوں کا درست استعمال ہی اصل انسانیت ہے۔

- ان نعمتوں کا شکر بھی اسی استعمال سے جڑا ہوا ہے۔ شکر صرف زبانی تعریف نہیں بلکہ یہ ہے کہ انسان ان آنکھوں سے حق کو دیکھے، ان کانوں سے نصیحت سنے، اور دل سے اللہ کی معرفت حاصل کرے۔ اگر یہ سب کچھ نہ ہو تو یہ دراصل کفرانِ نعمت ہے، چاہے زبان سے شکر کے الفاظ ادا کیے جائیں۔ اسی لیے قرآن کہتا ہے: "قليلًا ما تشكرون" تم بہت کم شکر کرتے ہو۔

- ان صلاحیتوں کا ذکر انسان کی جوابدہی کو بھی واضح کرتا ہے۔ قیامت کے دن یہی کان، آنکھیں اور دل انسان کے خلاف گواہی دیں گے کہ ان کا استعمال کس مقصد کے لیے ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صرف نعمتیں نہیں بلکہ امانتیں بھی ہیں۔

- ان تینوں صلاحیتوں کا مقصد یہ ہے کہ انسان حق کو پہچان کر اسے قبول کرے اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالے۔ یہی ان کا صحیح استعمال، یہی ان کا شکر، اور یہی انسان کی حقیقی کامیابی کا راستہ ہے۔

وَهُوَ الَّذِیۡ ذَرَاَكُمۡ فِی الۡاَرۡضِ وَاِلَیۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۷۹﴾ وَهُوَ الَّذِیۡ یُحۡیٖ وَیُمِیۡتُ وَلَهُ اخۡتِلَافُ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۸۰﴾ بَلۡ قَالُوۡا مِثۡلَ مَا قَالَ الۡاَوَّلُوۡنَ ﴿۸۱﴾

وَهُوَ الَّذِیۡ ذَرَاَكُمۡ فِی الۡاَرۡضِ- اور (اللہ) وہ ہے جس نے پھیلایا تمھیں زمین میں

ذَرَاَ یَذۡرَءُ ، ذَرۡءٌ
پیدا کرنا، بڑھانا، پھیلانا

وَاِلَیۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ - اور اسی کی طرف تم اکھٹے کیئے جاؤ گے

حَشَرَ یَحۡشُرُ ، حَشۡرًا : جمع کرنا، اکٹھے کرنا

وَهُوَ الَّذِیۡ یُحۡیٖ وَیُمِیۡتُ - اور وہی ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے

اَحۡیٰی یُحۡیِیۡ ، اِحۡیَآءٌ : زندہ کرنا (IV)

وَلَهُ اخۡتِلَافُ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ- اور اسی کا (تصرف) ہے رات اور دن کا بدلتے رہنا

اِخۡتِلَاف : گردش کرنا، بدلنا،
ایک دوسرے کا قائم مقام بننا

خلیفہ : جو بعد میں آئے (جو نیابت کرے)، خلافت تبھی ہو گی جب اصل نہیں ہو گا

دن رات کا اختلاف- ایک کے بعد دوسرے کا آنا- ایک کے ہوتے ہوئے دوسرے کی موجودگی محال ہے

اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ - تو کیا تم نہیں سمجھتے۔

بَلۡ قَالُوۡا - بلکہ انھوں نے کہا

مِثۡلَ مَا - اس کی مثل جو

قَالَ الۡاَوَّلُوۡنَ - کہا پہلوں نے

قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۸۲﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَ اٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸۳﴾

قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا - انہوں نے کہا کیا جب ہم مر جائیں گے

مَاتَ يَمُوْتُ ، مَوْتًا : مرنا

وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا - اور ہم ہو جائیں گے مٹی اور ہڈیاں

تُرَاب : مٹی

عِظَام : ہڈیاں

ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ - کیا واقعی ہم ضرور اٹھائے جانے والے ہیں

مَبْعُوْثُوْنَ: دوبارہ زندہ کیے جانے والے (اسم مفعول)

لَقَدْ وُعِدْنَا - بلاشبہ یقیناً وعدہ دیا گیا ہمیں

وَعَدَ يَعِدُ ، وَعْدًا : وعدہ کرنا

نَحْنُ وَ اٰبَآؤُنَا - ہمیں اور ہمارے باپ دادا کو

هٰذَا مِنْ قَبْلُ - اس سے پہلے

اِنْ هٰذَآ اِلَّآ - نہیں ہیں یہ مگر

اِنْ : نافیہ (اِنْ اگر اِلَّا کے بعد آئے تو نفی کے معنی دیتا ہے

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ - پہلے لوگوں کی قصے کہانیاں

اَسَاطِيْر: مادہ س ط ر جس کا بنیادی مفہوم: لکیر کھینچنا، صف بندی کرنا، لکھنا

سَطَرَ يَسْطُرُ ، سَطْرًا : لکھنا (حروف کو قطار میں لکھنا)

اَسَاطِيْرُ۔ روایات، حکایات، قصے، کہانیاں (اس کا واحد اُسْطُوْرَةٌ)

سَطر : لکھی ہوئی بات یا خبریں / روایات

وَهُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَهُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٨٠﴾ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا
قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٨١﴾ قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٨٢﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿٨٣﴾

وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا، اور اسی کی طرف تم سمیٹے جاؤ گے، وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے گردش لیل و نہار اسی کے قبضہ قدرت میں ہے کیا تمہاری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی؟ مگر یہ لوگ وہی کچھ کہتے ہیں جو ان کے پیش رو کہہ چکے ہیں، یہ کہتے ہیں "کیا جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیوں کا پنجر بن کر رہ جائیں گے تو ہم کو پھر زندہ کرکے اٹھایا جائے گا؟ اس کا تو ہم سے اور اس سے پہلے اور ہمارے باپ دادا سے وعدہ ہوتا چلا آیا ہے یہ صرف اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں

It is He Who has dispersed you all around the earth, and it is unto Him that you shall all be mustered. It is He Who gives life and causes death, and He holds mastery over the alternation of night and day. Do you not understand this? Nay, but they say the like of what their predecessors of yore had said. They say: "Is it that when we are dead and have been reduced to dust and bones, shall we then be raised up again? We were promised such things and so were our forefathers before us. All these are no more than tales of the past."

وَهُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَهُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۸۰﴾

- **اللہ تعالیٰ کے احسانات سے قیامت پر استدلال** (آیت 79) : شکر اور ادائے شکر کے ذرائع کی طرف متوجہ کرنے کے بعد اب ان نشانیوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جن کا مشاہدہ اگر کھلی آنکھوں سے کیا جائے اور جن کی نشان دہی سے اگر صحیح طور پر استدلال کیا جائے، یا کھلے کانوں سے کسی معقول استدلال کو سنا جائے، تو آدمی حق تک پہنچ سکتا ہے
- ایک احسان یہ کہ اس ہی نے انسانوں کو زمین میں پھیلایا، قومیں، قبیلے بنائے۔ انسان اپنی پھیلی ہوئی آبادی کو دیکھ کر کبھی اس طرف دھیان نہیں دیتا کہ یہ پھیلاؤ کس کی عطا و بخشش ہے اور یہ بھی کہ بالآخر اسی کے پاس سب کو جمع ہونا ہے
- جس نے سب کو پیدا کر کے دنیا میں پھیلایا ہے وہ یقیناً دوبارہ جمع کرنے پر بھی قادر ہے۔ اس طرح انسان کا زمین پر پھیلنا دراصل قیامت اور جوابدہی کی ایک واضح دلیل ہے۔
- **قدرتِ الٰہی اور نظامِ کائنات سے استدلال** (آیت 80) : اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی کامل قدرت کو بیان کیا گیا ہے کہ زندگی اور موت اسی کے اختیار میں ہیں، اور کوئی بھی اس میں شریک نہیں۔ اسی طرح دن اور رات کی منظّم گردش اس کی حکمت اور تدبیر کی واضح دلیل ہے، جس میں کبھی کوئی خلل نہیں آتا۔ یہ ہم آہنگ اور باقاعدہ نظام اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ کائنات ایک ہی قادر و حکیم کے قبضے میں ہے یہ کارخانہ ہستی بے خدا، یا بہت سے خداؤں کا ساختہ و پرداختہ نہیں ہے، بلکہ توحید کی اساس پر قائم ہے۔ اور یہ بھی جان سکتا ہے کہ یہ بے مقصد نہیں ہے، نرا کھیل اور محض ایک بے معنی طلسم نہیں ہے، بلکہ ایک مبنی بر حکمت نظام ہے جس میں انسان جیسی ذی اختیار مخلوق کا غیر جوابدہ ہونا اور بس یونہی مر کر مٹی ہو جانا ممکن نہیں ہے۔

بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٨١﴾ قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٨٢﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَ اٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨٣﴾

انکارِ آخرت: اندھی تقلید اور حقیقت سے فرار:

- ان آیات میں کفارِ مکہ کے انکارِ آخرت کی اصل بنیاد کو واضح کیا گیا ہے کہ وہ دلیل اور عقل کے بجائے اپنے آباؤاجداد کی اندھی تقلید کر رہے تھے۔ حالانکہ کائنات کا منظّم اور حکیمانہ نظام اس بات کی واضح دلیل تھا کہ جس ذات نے انسان کو پیدا کیا وہ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے، مگر انہوں نے اسی پرانی سوچ کو دہرایا کہ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنا ممکن نہیں۔
- انہوں نے قیامت کے تصور کو محض "اساطیر الاولین" یعنی پرانے قصے کہانیاں قرار دے کر رد کر دیا، حالانکہ یہ ان کی حقیقت سے فرار اور خواہشاتِ نفس کی پیروی کا نتیجہ تھا۔ دراصل انسان کو عقل دی گئی ہے تاکہ وہ گہرائی میں جا کر حقیقت کو سمجھے، لیکن اکثر لوگ سطحی سوچ اور روایت کی پیروی میں اس نعمت کو استعمال نہیں کرتے۔
- انکارِ آخرت صرف زبانی نہیں بلکہ عملی بھی ہوتا ہے؛ بہت سے لوگ ماننے کے باوجود ایسی زندگی گزارتے ہیں جیسے کوئی جوابدہی نہیں۔ حالانکہ انسان کی سماعت، بصارت اور عقل اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ جزا و سزا کا ایک دن ہونا ضروری ہے، کیونکہ دنیا میں مکمل انصاف نظر نہیں آتا۔
- حقیقت یہ ہے کہ کفار کا یہ رویہ کسی علمی اشکال کا نتیجہ نہیں بلکہ تکبر، تعصب اور دنیاوی مفادات سے وابستگی کا نتیجہ تھا۔ وہ قیامت کے تصور سے اس لیے بھاگتے تھے کہ اس سے ان کی آزادانہ خواہشات پر پابندی آتی تھی۔ اس طرح انہوں نے واضح دلائل کے باوجود حق کو رد کیا اور اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہے۔

اضافی مواد

Reference Material

آیات ٦٩ - ٨٣

ان آیات میں ایک بنیادی سوال اٹھایا گیا ہے:

لوگ حق کو مانتے کیوں نہیں؟

- اس ضمن میں 3 اہم باتیں آئی ہیں:

1. **انکار کی اصل وجوہات** : (مسئلہ یہ نہیں کہ یہ لوگ نبی ﷺ کو جانتے نہیں تھے بلکہ اصل مسئلہ یہ تھا کہ وہ "حق" کو پسند نہیں کرتے تھے
2. **انسان کی اصل بیماری** : انسان کی اصل بیماری حق کی کمی نہیں بلکہ آخرت سے غفلت اور خواہشاتِ نفس کی پیروی ہے ۔اسی لیے وہ حق کو جان کر بھی قبول نہیں کرتا۔
3. **اللہ کی نشانیاں اور آخرت کی حقیقت**: اللہ کی نشانیاں (تخلیق، زندگی و موت، دن رات) واضح طور پر آخرت پر دلالت کرتی ہیں ۔جو پہلی بار پیدا کر سکتا ہے، وہ دوبارہ اٹھانے پر بھی قادر ہے، مسئلہ سمجھنے کا نہیں ماننے کا ہے۔

کیامیں واقعی آخرت پر یقین رکھتاہوں؟ کیامیری زندگی اس یقین کے مطابق ہے؟کیامیں حق کوجان اور سمجھ کر نظرانداز تو نہیں کرتا؟

لوگ حق کو کیوں نہیں مانتے؟

قرآن بار بار یہ سوال اٹھاتا ہے کہ جب حق واضح ہو تو لوگ اسے قبول کیوں نہیں کرتے؟
حقیقت یہ ہے کہ اس کی وجوہات صرف علمی نہیں بلکہ نفسیاتی، سماجی اور مفاداتی بھی ہوتی ہیں

اس موضوع کو سمجھنا اس لیے نہایت اہم ہے کہ یہ ہمیں دوسروں سے زیادہ اپنے آپ کو پہچاننے میں مدد دیتا ہے۔ جب انسان یہ جان لیتا ہے کہ حق سے دوری کے اصل اسباب کیا ہیں تو وہ اپنی زندگی میں ان رکاوٹوں کی نشاندہی کر کے انہیں دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس سے قرآن فہمی محض معلومات تک محدود نہیں رہتی بلکہ اصلاحِ نفس اور عملی تبدیلی کا ذریعہ بن جاتی ہے، جو دراصل ہدایت کا اصل مقصد ہے

1. فکری و ذہنی رکاوٹیں:

- ذاتی نظریات اور preconceived ideas
- اندھی تقلید (آبائی/روایتی)
- ماننے کا تعصب (confirmation bias)
- سطحی سوچ، گہرائی میں نہ جانا
- علمی تکبر (مجھے سب معلوم ہے)

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ... (الجاثية 23)

بَلْ قَالُوْا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَى أُمَّةٍ... (الزخرف 22)

وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ... (النمل 14)

يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا... (الروم 7)

إِن فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ ... (غافر 56)

لوگ حق کو کیوں نہیں مانتے؟

2. نفسیاتی رکاوٹیں:

- انا (ego) اور خود پسندی
  سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ... (الأعراف : 146)
- تبدیلی کا خوف (fear of change)
  لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا... (يونس 78) أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَّسُولًا ... (الإسراء 94)
- مانوس/ محفوظ دائرے (comfort zone) سے نکلنے کی مزاحمت
  إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا تُرِيدُونَ أَنْ تَصُدُّونَا... (إبراهيم 10)
- ذمہ داری سے گھبراہٹ
  بَلْ يُرِيدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ... (القيامة 5)
- حسد اور مقابلہ بازی
  أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ...(النساء 54) وَدَّ كَثِيرٌ... حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِمْ...(البقرة 109)

3. اخلاقی و عملی رکاوٹیں:

- خواہشاتِ نفس کی پیروی
  فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ... (القصص : 50)
- گناہ چھوڑنے میں تردد/ قوتِ ارادی کی کمی
  كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُون (المطففين 14) يُرِيدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ
- آزادانہ زندگی کھونے کا خوف
  وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ... (المؤمنون 71)
- مفادات پر ضرب پڑنے کا اندیشہ
  أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ... أَمْوَالِنَا... (هود 87)

لوگ حق کو کیوں نہیں مانتے؟

4. سماجی و ثقافتی رکاوٹیں:

- رسوم و رواج کی پابندی — وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا... (البقرة : 170)
- خاندان/ برادری/ معاشرے کا دباؤ — قَالُوا يَا صَالِحُ ....أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ (هود 62)
- "لوگ کیا کہیں گے" کے خوف کی نفسیات — الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ... وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ... (الأحزاب 39)
- اکثریت کی اندھی پیروی — وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ...(الأنعام 116)

5. مفاداتی رکاوٹیں:

- ذاتی مفادات (مال، منصب، اثر و رسوخ) — أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ... إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ... (القلم : 14-15)
- گروہی/ سیاسی مفادات — لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا... (يونس 78)
- قیادت (leadership) کھونے کا خوف — إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا... (القصص 57)
  وَانطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا... (ص 6)
- رائج نظام (status quo) برقرار رکھنے کی خواہش — لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ...(يونس 78)

لوگ حق کو کیوں نہیں مانتے؟

6. تعصّبات:

- قومی، لسانی، علاقائی تعصب

ولَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ... (الزخرف : 31)

- مسلکی یا گروہی تعصب

مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ (الروم 32) كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ (المؤمنون 53)

- شخصیات سے وابستگی

إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَاءَنَا... (الأحزاب 67) اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا (التوبة 31)

- " اپنا بمقابلہ غیر " کی نفسیات

لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ...البقرة 111)

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ...البقرة 113)

7. فکری بہانے:

- "یہ سب پرانی باتیں ہیں"

إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ... (المؤمنون :83) قَدْ سَمِعْنَا... إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ...

- "اب زمانہ بدل گیا ہے"

لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ (الأحقاف 11)

- "ہمیں بھی یہی بتایا گیا ہے"

بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا... (البقرة 140)

- "اگر یہ سچ ہوتا تو سب مان لیتے"

وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ...(الأنعام 116)

وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ... بِمُؤْمِنِينَ...(يوسف 103)

لوگ حق کو کیوں نہیں مانتے؟

8. روحانی کمزوری:

- اللہ سے تعلق کی کمزوری

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ... (الأنفال : 2)

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ (الحشر 19)

- آخرت سے غفلت

وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ... (المؤمنون 74)

يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ... (الروم 7)

- دل کا سخت ہو جانا

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم... فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً...(البقرة 74)

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ...(الحديد 16)

- حق سن کر اثر نہ لینا

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ...(البقرة 18)

لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا...(الأعراف 119)

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا...(محمد 24)

انکارِ حق : ہماری روزمرہ زندگی کا ایک پوشیدہ رویہ

انکارِ حق محض کسی ایک موقع یا مخصوص معاملے تک محدود نہیں ہوتا بلکہ یہ دراصل ایک مستقل مزاج اور ذہنی رویہ (mindset) بن جاتا ہے جو انسان کی پوری زندگی میں جھلکتا ہے۔ ایسا شخص صرف دینی، نظریاتی یا کسی حق کو ہی نہیں بلکہ روزمرہ زندگی میں بھی سچی بات، درست رائے اور واضح حقیقت کو ماننے سے کتراتا ہے- چاہے وہ اپنی غلطی تسلیم کرنا ہو، کسی بہتر مشورے کو قبول کرنا ہو یا کسی واضح سچ کے سامنے جھکنا ہو۔ یوں اس کا مسئلہ دلیل کی کمی نہیں بلکہ اندرونی مزاحمت، انا، مفادات، عادتوں اور ایک خاص ذہنی سانچے کی گرفت ہوتی ہے، جس کی وجہ سے وہ حق کو رد کر دیتا ہے جہاں اسے آسانی سے قبول کیا جا سکتا تھا۔

1. فکری و ذہنی رکاوٹیں (عام زندگی میں)

← کسی مسئلے میں نئی تحقیق یا بہتر رائے قبول نہ کرنا

← ڈاکٹر یا دیگر ماہرین کی رائے کو صرف اس لیے رد کرنا کہ "ہم تو ہمیشہ سے ایسا ہی کرتے آئے ہیں"

← سوشل میڈیا پر صرف وہی معلومات قبول کرنا جو اپنی رائے کو مضبوط (reinforce) کرے

← کسی غلط فیصلے کو تسلیم نہ کرنا کیونکہ "میں غلط نہیں ہو سکتا"

انکارِ حق: ہماری روزمرہ زندگی کا ایک پوشیدہ رویہ

2. نفسیاتی رکاوٹیں (عام زندگی میں)

- ← اپنی غلط رائے سے رجوع کرنے سے انکار (ego issue)
- ← نوکری، کاروبار یا عادات میں تبدیلی سے خوف
- ← میں ایسا ہی ہوں، بدل نہیں سکتا
- ← کسی دوسرے کی کامیابی پر حسد اور اس کی بات کو تسلیم نہ کرنا
- ← ذمہ داری سے بچنے کے لیے حقیقت کو نظرانداز کرنا

3. اخلاقی و عملی رکاوٹیں (عام زندگی میں)

- ← ناجائز کمائی (کو جواز فراہم کرنا "سب ایسا کرتے ہیں")
- ← نقصان دہ/غیر اخلاقی عادات (جھوٹ، دھوکہ، غیبت وغیرہ) چھوڑنے میں ہچکچاہٹ
- ← سچ ماننے سے انکار (جس کی وجہ سے مفادات متاثر ہوتے ہوں)
- ← اگر سچ مان لیا تو زندگی بدلنا پڑے گی

4. سماجی و ثقافتی رکاوٹیں (عام زندگی میں)

- ← زندگی کے اہم فیصلے (شادی، تعلیم، کیریئر) صرف معاشرے کے دباؤ پر
- ← غلط رسوم و رواج کو صرف اس لیے جاری رکھنا کہ "لوگ کیا کہیں گے"
- ← خاندان کے خلاف جا کر صحیح فیصلہ نہ کر پانا
- ← اکثریت کو دیکھ کر فیصلہ کرنا، نہ کہ حق کو

انکارِ حق : ہماری روزمرہ زندگی کا ایک پوشیدہ رویہ

5. مفاداتی رکاوٹیں (عام زندگی میں)
- ← زندگی کے مختلف مواقع پر سچ کو چھپا لینا تاکہ اپنا موٗقف/پوزیشن برقرار رہے
- ← کاروبار میں غلط اور غیر اخلاقی طریقے چھوڑنے سے انکار کہ اس سے نقصان ہوگا
- ← سود سے اس لیے آنکھیں بند کر لینا کہ اس سے منافع آرہا ہے
- ← سیاست میں یا اداروں میں حق کو دبانا یا حق کا ساتھ نہ دینا تاکہ نظام نہ بدلے
- ← جائداد میں سے حق داروں کو حق نہ دینا کہ اس سے اپنے مفادات/ فوائد متاثر ہوں گے

6. تعصّبات (عام زندگی میں)
- ← یہ ہماری قوم/ گروہ کا آدمی ہے، غلط ہونے کے باوجود ، محض اس وجہ سے اس کا ساتھ دینا
- ← کسی کی سچ بات / حقیقت اس کے پس منظر کی وجہ سے رد کر دینا
- ← اپنے مسلک یا ہم مسلک شخصیت کے ساتھ تعلق کی بنیاد پر کسی سچ بات یا حقیقت کا انکار کرنا
- ← اپنے گروہ/پارٹی/ مسلک .... کو ہی صحیح سمجھنا (اور اس کے علاوہ کو رد کر دینا)

7. فکری بہانے (عام زندگی میں)
- ← "اب یہ وہ زمانہ نہیں رہا" کہہ کر کسی بات کو ماننے اور نہ ماننے کو جواز فراہم کرنا
- ← "یہ سب مثالی (ideal) باتیں ہیں، عملی (practical) نہیں"
- ← "اگر یہ صحیح ہوتا تو سب کرتے"
- ← اپنی غلطی کو جواز دینے کے لیے دلائل (arguments) تخلیق اور مہیا کرنا

آیات ۶۹ - ۸۳ (مباحث اور ان کا خلاصہ)

- انکار کے بے بنیاد شبہات (آیات 69–70): کفار کے انکار کی مختلف ممکنہ وجوہات کو رد کیا گیا۔ نہ تو وہ رسول ﷺ سے ناواقف تھے اور نہ قرآن کوئی اجنبی چیز تھی۔ رسول ﷺ کی معروف سیرت کے باوجود انکار اس لیے ہے کہ وہ حق کو پسند نہیں کرتے۔ جنون کا الزام بھی بے بنیاد ہے؛ اصل سبب حق سے نفرت اور ضد ہے۔
- حق اور خواہشات کا تصادم (آیت 71): اگر حق کو لوگوں کی خواہشات کے تابع کر دیا جائے تو پوری کائنات کا نظام بگڑ جائے۔ قرآن دراصل ان کے لیے نصیحت ہے، مگر وہ جان بوجھ کر اس سے اعراض کر رہے ہیں۔
- دعوتِ نبوی کی بے غرضی (آیت 72): نبی ﷺ اپنی دعوت کے بدلے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے، اس لیے ان پر مفاد پرستی کا الزام غلط ہے۔ حقیقی اجر اللہ کے پاس ہے، جو بہترین رازق ہے۔
- صراطِ مستقیم اور انحراف کا سبب (آیات 73–74): نبی ﷺ سیدھے راستے کی طرف بلاتے ہیں، مگر آخرت کے منکر اسی راستے سے ہٹ جاتے ہیں۔ آخرت سے انکار ہی ان کی گمراہی کی اصل جڑ ہے۔
- سرکشی اور عذاب کا ردِ عمل (آیات 75–77): نعمت یا مصیبت، دونوں حالات میں وہ نہیں سدھرتے بلکہ اپنی سرکشی میں ڈٹے رہتے ہیں۔ عذاب کے باوجود عاجزی اختیار نہیں کرتے، یہاں تک کہ شدید عذاب پر مکمل مایوسی میں ڈوب جاتے ہیں

آیات ٦٩ - ٨٣ (مباحث اور ان کا خلاصہ)

- انسانی نعمتیں اور ناشکری (آیت 78): اللہ نے انسان کو سماعت، بصارت اور دل جیسی عظیم صلاحیتیں دیں تاکہ وہ حق کو پہچانے۔ مگر انسان ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے میں بہت کمزور ثابت ہوتا ہے۔
- تخلیق، حشر اور قدرتِ الٰہی (آیات 79–80): اللہ ہی نے انسانوں کو زمین میں پھیلایا اور اسی کے پاس سب کو جمع ہونا ہے۔ زندگی و موت اور دن رات کا نظام اس کی کامل قدرت کی واضح دلیل ہے۔
- انکارِ آخرت اور آبائی تقلید (آیات 81–83): کفار وہی پرانی بات دہراتے ہیں کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ممکن نہیں۔ وہ قیامت کے وعدے کو "اساطیر الاولین" کہہ کر رد کرتے ہیں، حالانکہ یہ اندھی تقلید اور ہٹ دھرمی کا نتیجہ ہے